بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون (القرآن)

اگر تمہیں معلوم نہ ہو تو اہلِ علم سے دریافت کر لو۔

فرمودات

حضرت محبوبِ سبحانی

سیّد شیخ عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ

ترتیب و تبویب

حکیم عبد الرحمٰن خلیق

www.KitaboSunnat.com

ناشر- اِدارہ تبلیغ القرآن و السّنّۃ سنت نگر لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

سلسلۂ تبلیغ
نمبر (۲۵)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایڈیشن نمبر3

فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ
(پ۱ع۴)

فرمودات

حضرت محبوبِ سبحانی

سید شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب و تبویب
حکیم عبد الرحمن خلیق خطیب جامع مسجد رنجھائی بدو ملہی (سیالکوٹ)

ناشر:-
ادارہ تبلیغ القرآن والسنۃ
۱۲ جمال پارک آؤٹ فال روڈ سنت نگر لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

270,92
ع ب د - ف

عرضِ ناشر

مخدومِ جہانی شیخ عبد القادر جیلانی رح ماہرِ اسرارِ شریعت اور واقفِ رموزِ ط
بزرگ گزرے ہیں جن کا مقام علماءِ کرام اور صوفیائے عظام کے نزدیک مسلّمہ ہے۔ اُن کی
تصنیف "غنیۃ الطالبین" مشہور و معروف کتاب ہے جس میں اسلامی مسائل کتاب و
سُنّت کی روشنی میں بیان کیے گئے ہیں جنھیں پڑھکر ایمان تازہ ہوجاتا ہے بعض مسائل ا
ہیں جن میں اُن کو بزرگ ماننے والے آپس میں اختلاف کرتے ہیں۔ فاضل مرتّب اور مبوّ
سوال اور جواب کی صورت میں اُن مسائل کو اس مختصر رسالہ میں بیان کردیا ہے تاکہ ناظر
اور قارئین بآسانی سمجھ لیں اور اس کو پڑھکر فیصلہ کرسکیں کہ حضرت پیرانِ پیر محبوبِ
سُبحانی شیخ عبد القادر جیلانی رح کی تحقیق کیا ہے۔ قرآن مجید اور احادیثِ مبا
کے موافق ان کی شہادت کیا ہے۔ پس موصوف کی تحقیق مصدقہ شہادت
ہونے کی وجہ سے قابلِ قبول اور لائقِ عمل ہے۔ ان کو محقق عالم اور کامل ولی
ماننے والوں پر فرض ہے کہ وہ غور سے پڑھیں، سمجھیں اور اس کے مطابق ا
اعمال درست کرتے ہوئے جھگڑے ختم کرکے رضائے الٰہی حاصل کریں۔
ناشر کے لیئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس مخلصانہ اصلاحی کوشش کو قبول فرمائیں ا
مزید ایسے دینی رسائل شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللّٰہ

(الشیخ) محمد ادریس۔ ناظم تبلیغ۔
مدرسہ مدرس القرآن والحدیث و جامع محمدی اہلحدیث
سنت نگر۔ لاہور

المکتبۃ الرحمانیہ
۹۹-۰۰-جے ماڈل ٹاؤن لاہور
09105

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آؤ بڑے پیر صاحب سے پوچھیں

مسائل کی کہانی سید عبد القادر جیلانیؒ کی زبانی

رازِ حیات پوچھ لے خضرِ خجستہ گام سے
زندہ ہر ایک چیز ہے کوششِ ناتمام سے

نماز کے مسائل

وضو میں سر کا مسح

سوال :۔ قرآن کریم نے نماز کے لیئے وضو کا حکم دیا ہے اور وضو کے ارکان کا ذکر فرماتے ہوئے سر کا مسح کرنے کا بھی حکم دیا ہے۔ یہ مسح کیا ہے اور کیونکر کیا جاتا ہے؟

جواب : مسح چھونے یا ہاتھ پھیرنے کو کہتے ہیں اور اس کا طریقہ یہ ہے :

أَنْ يَغْمِسَ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ ثُمَّ يَرْفَعُهُمَا فَارِغَتَيْنِ فَيَضَعُهُمَا عَلَى مُقَدَّمِ رَأْسِهِ وَيَجُرُّهُمَا إِلَى قَفَاهُ وَيُعِيدُهُمَا إِلَى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْمَوْضِعِ الَّذِیْ بَدَءَ مِنْهُ۔

(غنیۃ الطالبین باب اول فصل ارکان و واجبات نماز صفحہ نمبر ۶)

"کہ وضو کرنیوالا اپنے دونوں ہاتھ پانی میں ڈبو کر خالی باہر نکالے (یا دلیے ہاتھوں میں پانی لے کر پانی کو گرا دے) پھر اپنے سر پر سامنی جانب (ماتھے کے اوپر بالائی کنارے) سے ہاتھوں کو پھیرتا ہوا پچھلی طرف گدی تک لے جائے۔ پھر وہاں سے اسی طرح واپس لوٹاتا ہوا وہیں آکر چھوڑ دے جہاں سے اس نے مسح شروع کیا تھا۔

سوال: آپ نے ذرا آگے چل کر وضو کے مسنونات کے ذکر میں گردن کا مسح بھی شمار کیا ہے مگر یہاں جب آپ نے مسح کا طریقہ بتایا ہے تو گردن کے مسح کا ذکر نہیں کیا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: بات دراصل یہ ہے کہ، مسح کے لیئے قرآن پاک میں صرف یہی وارد ہوا ہے کہ وَامْسَحُوا بِرُءُوْسِکُمْ کہ اپنے سروں پر مسح کرو۔ پس فرض امر صرف سر کا مسح ہی ہے۔ گردن کا مسح وضو کے فرائض میں داخل نہیں ہے۔

اذان

سوال: ہماری بعض مساجد میں تو اذان سے پہلے اور بعد درود شریف اور سلام کے نام سے یہ کلمات گا کر پڑھے جاتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اور اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ۔

اور بعض مساجد میں اذان اپنی اصلی شکل میں اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ سے شروع ہو کر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پر ختم کر دی جاتی ہے مسئلہ کی صحیح صورت کیا ہے؟

جواب: حدیث پاک میں ہے:

اَمَّا دُخُوْلُ الْوَقْتِ فَیَعْلَمُہٗ یَقِیْنًا..... ثُمَّ یُؤَذِّنُ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ، اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ:

کہ جب اذان کا صحیح وقت دریافت ہو چکے تو موذن یوں اذان شروع کرے: اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ، اللّٰہُ اَکْبَرُ، اللّٰہُ اَکْبَرُ (آخر تک) اور آخری کلمہ اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الٰہ الا اللہ کہہ کر اذان ختم کر دے۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۹)

(یعنی حدیث پاک کے مطابق اذان کے ان معترہ کلمات کے سوا اور کوئی زائد کلمہ اذان کے ساتھ، پہلے یا بعد میں شامل نہیں ہے۔ یہ سب کچھ بعد کی پیداوار ہے)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صف بندی

سوال: نماز کی جماعت کھڑی ہو تو صف میں کس طرح کھڑا ہونا چاہیئے؟ آیا الگ الگ ایک دوسرے سے فاصلے پر یا خوب مل کر اور کندھے سے کندھا ملا کر؟

جواب: وَيَنْبَغِيْ لِلْإِمَامِ... يَلْتَفِتُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا فَيُسَوِّي الصُّفُوْفَ فَيَقُوْلُ اسْتَوُوْا... وَيَأْمُرُهُمْ بِسَدِّ الْفُرَجِ وَتَسْوِيَةِ الْمَنَاكِبِ وَدُنُوِّ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ حَتّٰى تَتَمَاسَّ مَنَاكِبُهُمْ لِاَنَّ اخْتِلَافَ الْمَنَاكِبِ وَاعْوِجَاجَ الصُّفُوْفِ نَقْصٌ فِي الصَّلٰوةِ وَحُضُوْرُ الشَّيَاطِيْنِ وَقِيَامُهُمْ مَعَ النَّاسِ فِي الصُّفُوْفِ

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۸۶۴)

یعنی امام کے لئے لازم ہے کہ (نماز کی نیت باندھنے سے پہلے) اپنے دائیں بائیں دیکھکر صفوں کا جائزہ لے، صفوں کو سیدھا کرے اور نمازیوں کو ہدایت کرے کہ اپنے درمیانی فاصلے دور کرکے ایک دوسرے سے اتنے زیادہ قریب ہو جائیں کہ آپس میں کندھے سے کندھا خوب مل جائے کیونکہ یہ درمیانی فاصلے اور صفوں کا ٹیڑھا ہونا نماز کا نقص ہے۔ اور ان فاصلوں میں شیاطین گھس جاتے ہیں اور لوگوں کے ساتھ صفوں میں کھڑے ہو جاتے ہیں (تاکہ قریب ہو کر وسوسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈالیں اور دل کو نماز سے اچاٹ کر دیں)۔

نماز کی نیّت

سوال: نماز کی نیت باندھتے وقت بہت سے لوگ نیت کو الفاظ کے ساتھ پکارتے ہیں مثلاً فجر کی نماز ہے تو یوں کہیں گے۔ دو رکعت نماز فرض، فرض اللہ تعالیٰ کے پیچھے اس امام کے منہ طرف کعبہ شریف اللہ اکبر ــــ نیّت کے لیے ایسے الفاظ کہنے کے بارے میں حکم کیا ہے؟

جواب:۔ دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ بِقَوْلِ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا يُجْزِئُهُ غَيْرُهُ مِنْ أَلْفَاظِ التَّعْظِيْمِ ہ

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۱۰)

یعنی نماز میں داخل ہونے کے لیے صرف اللہ اکبر ہی کہنا چاہیئے۔ اس کلمہ کے سوا نیّت کے لیے کوئی بھی دوسرا کلمہ زبان سے کہنا جائز نہیں ہے کیونکہ اَلنِّیَّۃُ فَمَحَلُّهَا الْقَلْبُ (ص۹) یعنی نیت دل کا فعل ہے۔ زبان کا فعل نہیں ہے (اس لیئے دل کا ارادہ ہی شرط ہے۔ زبان سے کچھ کہنا درست نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقامت

سوال: بعض لوگ اقامت بھی آذان کی طرح دوہرے کلموں کے ساتھ ہی پکارتے ہیں اور بعض اکہری کہتے ہیں۔ صحیح مسئلہ کیا ہے؟

جواب: جب آذان کے بعد جماعت کھڑی ہو تو مؤذن اس طرح اقامت پکارے: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۹)

(یعنی آذان کے دو دو کلمے اور اقامت کا ایک ایک کلمہ ہی سنت ہے۔ حدیث پاک میں ایسا ہی وارد ہوا ہے)۔

ہاتھ کہاں باندھے جائیں؟

سوال: نماز کی نیت کرتا ہوا نمازی اپنے ہاتھ کہاں باندھے۔ ناف پر یا زیر ناف یا کہیں اور؟

جواب: وَوَضْعُ الْيَمِيْنِ عَلَى الشِّمَالِ فَوْقَ السُّرَّةِ۔ (غنیۃ الطالبین ص۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ نماز میں ہاتھ نہ ناف پر باندھے جائیں نہ زیرِ ناف بلکہ ناف کے اُوپر لے جا کر اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر باندھا جائے۔

فاتحہ خلفُ الامام

سوال :۔ نماز باجماعت میں امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھی جائے گی یا نہیں؟

جواب :۔ سورہ فاتحہ امام کے پیچھے بھی پڑھی جائے گی کیونکہ فَاِنَّ قِرَاَتَهَا فَرِيْضَةٌ وَهِيَ رُكْنٌ تَبْطُلُ الصَّلٰوةُ بِتَرْكِهَا ۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۸۵۳)

یعنی نماز میں سورۃ الفاتحہ کا پڑھنا فرض ہے کیونکہ یہ نماز کا رکن ہے اور اس کو ترک کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

سوال :۔ ایک جگہ آپ نے فرمایا ہے کہ :

وَاِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا ۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۸۷۱)

کہ جب امام قرأت کرے تم خاموش رہو۔ ایسی صورت میں تو نماز کا یہ رکن مقتدی سے رہ جائے گا اور اس کی نماز باطل ہو گی۔ اس مشکل کا حل کیا ہے؟

جواب :۔ واضح رہے کہ نماز کے پندرہ ارکان ہیں : (۱) قیام (۲) تکبیر تحریمہ (۳) سورۃ فاتحہ (۴) رکوع (۵) رکوع میں اطمینان (۶) قومہ (۷) قومہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اطمینان سے کھڑا ہونا (۸-۹) دو سجدے (۱۰) سجدوں میں اطمینان (۱۱) جلسہ (دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا (۱۲) جلسہ میں اطمینان (۱۳) آخری تشہد (۱۴) درود اور (۱۵) آخر میں سلام

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۱۰)

رکن کے بارے میں یہ بات یاد رہے کہ اِنْ تَرَكَ عَامِدًا اَوْسَاهِيًا بَطَلَتْ (غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۱۲)

کہ کوئی رکن خواہ دانستہ ترک کر دیا جائے یا وہ بھول کر چھوٹ جائے دونوں صورتوں میں نماز باطل ہو جاتی ہے۔

حضرت کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح رکوع اور سجدہ وغیرہ نماز کے رکن ہونے کی وجہ سے ہر شخص کے لیئے خواہ وہ امام ہو یا مقتدی یا منفرد اپنے اپنے الگ ہی درکار ہیں اور اگر کوئی شخص رکوع یا سجدہ نہیں کریگا تو اس کی نماز باطل ہو گی ٹھیک ایسے ہی ایک رکن نماز کی حیثیت سے سورۃ فاتحہ بھی ہر شخص کے لیئے خواہ وہ امام ہو یا مقتدی یا منفرد اپنی اپنی الگ ہی درکار ہے اور اگر سورۃ فاتحہ ترک ہو جائے گی تو نمازی خواہ امام ہو یا مقتدی یا منفرد، اس کی نماز ٹھیک ایسے ہی باطل ہو گی۔ جس طرح سجدہ یا رکوع وغیرہ نہ کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک وضاحت

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح نے جو امام کے پیچھے خاموش رہنے کی بات کی ہے تو اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ اس سے مقصود مقتدی کو امام کے پیچھے سورۃ الفاتحہ پڑھنے سے روکنا ہے۔

ایسا نہیں ہے بلکہ شیخ رح کا مقصد وہی ہے جو حدیث پاک میں وارد ہو چکا ہے کہ اس خاموشی سے مطلوب بلند آواز سے نہ پڑھنا ہے جس سے امام کے لیے غلطی کا احتمال ہوتا ہے۔ ورنہ فاتحہ کا ترک مقصود نہیں ہے چنانچہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ایک بار ایسا ہی واقعہ پیش آیا تھا۔ آپ نماز پڑھا رہے تھے کہ اٹکنے بھولنے لگے۔ نماز ختم ہوئی تو اصحاب رض سے مخاطب ہو کر فرمایا کیا تم اپنے امام کے پیچھے پڑھتے ہو؟ انھوں نے اثبات میں جواب دیا تو فرمایا میں بھی کہتا تھا کہ مجھ سے نماز چھینی کیوں جا رہی ہے۔ پھر ہدایت کی کہ آئندہ کے لیے یاد رکھو جب میں قرأۃ کر رہا ہوں تو میرے پیچھے سوائے (پست آواز میں) سورۃ فاتحہ کے کچھ نہ پڑھا کرو، کیونکہ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

(ابو داؤد، ترمذی، نسائی)

حضرت ابوہریرہ رض نے ایک روز اپنی مجلس میں مسئلہ بیان کیا کہ نماز میں سورہ فاتحہ کی قرأۃ سے کبھی کوتاہی نہ کرنا کیونکہ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ حاضرین میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ایک بزرگ حضرت ابی سائبؓ بھی تھے انہوں نے بات اٹھائی کہ ابو ہریرہؓ! ہم کبھی امام کے پیچھے ہوتے ہیں اور وہ قراۃ کر رہا ہوتا ہے تو ایسی صورت میں سورۃ فاتحہ کا پڑھنا کیونکر ممکن ہے۔؟ اس پر حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا:

اِقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ (کہ سورہ فاتحہ کا پڑھنا لازم امر ہے) ایسی صورت میں تم اس کو اپنے جی میں پڑھ لیا کرو (یعنی آہستہ) پست آواز سے۔ (ابن ماجہ)

حضرت عبادہ رضؓ حضرت مکحول رحؒ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ فرماتے تھے۔ امام کی اقتداء کی حالت میں سورۃ فاتحہ کو امام کے سکتوں میں پڑھ لیا کرو (یعنی امام جب ایک آیت ختم کر کے اگلی شروع کرنے لگے تو اس وقفہ میں تم وہ آیت پڑھ لو۔

(ابو داؤد)

ایسے ہی ہمارے احناف اہل علم بزرگوں میں بھی کچھ بزرگ اس مسلک کو صحیح سمجھتے ہیں۔ چنانچہ مولانا عبدالحیٔ لکھنوی تحریر فرماتے ہیں کہ امام کے سکتوں میں سورۃ فاتحہ کا پڑھنا وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا کے خلاف نہیں پڑھنا اور ہم میں سے جو لوگ اس کے خلاف رائے رکھتے ہیں، اُن کے پاس کوئی دلیل موجود نہیں ہے۔

(امام الکلام حضرت لکھنویؒ)

ٹھیک یہی مسلک حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحؒ کا بھی ہے اور وہ دقیقہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سکون یا پست آواز میں امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کے خلاف نہیں ہیں، ورنہ وہ اس کو نماز کا رکن کیوں قرار دیتے جو ہر حالت میں ہر شخص کے لیئے ہی بلا امتیاز مقتدی اور منفرد لازم ہے۔

سوال: کہا گیا ہے کہ سورۃ فاتحہ کے نہ پڑھنے سے نماز کا باطل ہونا منفرد یعنی اکیلے نمازی کے لیئے ہے مقتدی کے لیئے نہیں؟

جواب: یہ بات غلط ہے بلکہ لِكُلِّ مُصَلِّي اَنْ يُّقَدِّمَ النِّيَّةَ لِصَلَاتِهٖ ۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۸۵۲)

یعنی یہ حکم ہر اس شخص کے لیئے ہے جو نماز کی نیت سے کھڑا ہو، اور خوب یاد رکھو۔

هٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْنَا يَشْتَرِكُ فِيْهِ الْإِمَامُ وَالْمَامُوْمُ وَالْمُنْفَرِدُ ۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۸۵۸)

کہ ہم نے جو کچھ بیان کیا ہے اس میں امام مقتدی اور اکیلا نمازی سارے شامل ہیں۔

آمین پکارنا

سوال: نماز کے اندر سورۃ فاتحہ کے خاتمہ پر آمین آہستہ کہنی چاہیئے یا بلند آواز سے پکار کر؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب :۔ وَالْجَهْرُ بِالْقِرَأَةِ وَالتَّأْمِيْنِ وَالإِسْرَارِ بِهِمَا۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۱۱)

یعنی جب امام سورۃ فاتحہ بلند آواز سے پڑھ رہا ہو تو آمین بھی بلند آواز سے پکاری جائے گی۔ اور جب وہ آہستہ پڑھ رہا ہو (جیسے ظہر اور عصر کی نمازوں میں ہوتا ہے) تو آمین بھی (ولا الضالین پر پہنچ کر ہر شخص اپنی اپنی جگہ) آہستہ ہی کہے گا۔

رفع الیدین

سوال :۔ رفع الیدین کیا ہے؟ کیونکر کی جاتی ہے؟ اور کہاں کہاں کی جاتی ہے؟ اس کے کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب : رَفْعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الإِفْتِتَاحِ وَالرُّكُوْعِ وَالرَّفْعِ مِنْهُ وَهُوَ اَنْ يَّكُوْنَ كَفَّاهُ مَعَ مَنْكِبَيْهِ (غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۱۱)

رفع الیدین دونوں ہاتھوں کے بلند کرنے کو کہتے ہیں۔ نماز میں اس کی مراد دونوں ہاتھوں کا کندھوں کے برابر تک بلند کرنا ہے۔ پس اس غرض سے پہلی بار نماز کیلئے کھڑے ہوکر تکبیر تحریمہ کے ساتھ ہی کندھوں تک دونوں ہاتھ بلند کیے جائیں پھر رکوع کیلئے جھکنے سے پہلے اور پھر رکوع سے اٹھتے ہوئے بھی عمل دہرایا جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جلسۂ بین السجدتین

(دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا)

سوال :- دونوں سجدوں کے درمیان کتنی دیر بیٹھنا ضروری ہے ؟

جواب : وَالْجُلُوْسُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَالطَّمَانِيَةُ۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۱۰)

یعنی سجدوں کے درمیان اتنی دیر تک بیٹھنا شرط ہے کہ آدمی کو اپنے ٹھیک ٹھیک بیٹھنے کا اطمینان ہو جائے۔

(یاد رہے کہ یہ سجدوں کے درمیان بیٹھنا بھی نماز کا رکن ہے اور اگر کوئی شخص پوری تسلی اور اطمینان کے ساتھ نہیں بیٹھے گا تو اس کی نماز باطل ہو گی، کیونکہ یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ رکن اگر دانستہ ترک کر دیا جائے یا بھول کر دونوں صورتوں میں نماز باطل ہے)۔

سوال : دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھکر کچھ پڑھنا چاہیئے یا ویسے ہی بیٹھکر دوسرا سجدہ کر لیا جائے۔

جواب : یہاں پڑھنے کے لیئے یہ الفاظ وارد ہوئے ہیں "رَبِّ اغْفِرْلِي"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اے رب مجھے بخش دے)۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۱۰)

سوال:۔ یہ الفاظ ایک ہی بار کہے جائیں یا زیادہ بار ؟

جواب: یَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْلِي ثَلَاثًا

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۸۵)

یعنی یہ الفاظ تین بار دہرائے جائیں۔ یاد رہے کہ ان الفاظ کا پڑھنا واجب ہے۔ اور واجب کے بارے میں اصول یہ ہے کہ:

إِنْ تَرَكَ وَاجِبًا سَاهِيًا جَبَرَهُ بِسُجُوْدِ السَّهْوِ وَإِنْ تَرَكَهُ عَامِدًا أَبْطَلَتِ الصَّلٰوةُ

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۱۲)

واجب اگر بھول کر چھوٹ جائے گا تو سجدہ سہو سے اس کی تلافی ہو جائے گی لیکن اگر اسے دانستہ چھوڑا جائے گا تو نماز باطل ہوگی۔

رفع سبابہ

سوال:۔ تشہد میں رفع سبابہ (یعنی التحیات کے آخر میں انگلی سے اشارہ کرنے) کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

جواب:۔ فَإِذَا جَلَسَ لِلتَّشَهُّدِ يُشِيْرُ بِإِصْبَعِهِ الَّتِيْ تَلِي الْإِبْهَامَ فَهِيَ السَّبَابَةُ (غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۸۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی نمازی جب التحیات میں بیٹھے تو (کلمہ شہادت پر پہنچ کر انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی سبابہ سے (جسے شہادت کی انگلی بھی کہتے ہیں) اشارہ کرے۔

سوال: اس اشارہ کرنے کی کیا حکمت ہے؟

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: فَاِنَّھَا مُذِبَّۃٌ لِلشَّیْطَانِ (غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۸۵۶) کہ انگلی کا یہ اشارہ شیطان کو بھگا دیتا ہے۔

جلسہ استراحت

سوال:۔ جلسۂ استراحت کیا ہے اور کب کیا جاتا ہے؟

جواب:۔ جَلْسَۃُ الْاِسْتِرَاحَۃِ بَعْدَ قَضَاءِ السَّجْدَتَیْنِ۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۱۱)

جلسہ استراحت نماز کے ان امور میں داخل ہے جو سنت ہیں۔ اور اس کی صورت یہ ہے کہ پہلی رکعت اور (اگر چار رکعت کی نیت کر رکھی ہو تو) تیسری رکعت کے دونوں سجدے کر چکنے کے بعد دوسری رکعت اور چوتھی رکعت کے لیئے اٹھنے سے پہلے چند لمحے تشہد کی طرح بیٹھ کر آرام کرنے کے بعد اٹھا جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَوَرُّک

سوال:۔ نماز کے اندر جو تورک کا ذکر آتا ہے اس سے کیا مراد ہے؟

جواب:۔ وَالتَّوَرُّكُ فِي الثَّانِي

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر۱۲)

یعنی تورک تشہد میں سرین پہ بیٹھنے کو کہتے ہیں اور تورک نماز کی ایک ہیئت ہے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ آخری تشہد میں بائیں سرین پر بیٹھ کر بایاں پاؤں دائیں پنڈلی کے نیچے سے باہر گزار دیتے۔

دُعاءِ قنوت

سوال:۔ نمازِ وتر میں، دعاءِ قنوت کب پڑھی جائے۔ رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد؟

جواب:۔ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فِي الرَّكْعَةِ الْأَخِيرَةِ مِنَ الْوِتْرِ (غنیۃ الطالبین ص۴۲)

یعنی دعاءِ قنوت نمازِ وتر کی آخری رکعت میں رکوع سے سر اٹھانے کے بعد (کھڑے ہو کر) پڑھی جاتی ہے۔

سوال: قنوت کی دعائیں مختلف بیان کی گئی ہیں ۔ کون سی دُعا نماز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفید مطلب اور زیادہ بہتر ہے؟

جواب:۔ یہ دعا پڑھ لی جائے:۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ مَا اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّمَا قَضَيْتَ اِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَاِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۲۷۲-۲۷۳)

ترجمہ:۔ الٰہی مجھے ان ہدایت یافتہ لوگوں میں داخل فرما جن کو تو نے ہدایت بخشی ہے۔ میری حفاظت فرما ان لوگوں کے ساتھ جن کی تو نے حفاظت کی ہے۔ میری کارسازی فرما ان لوگوں کے ساتھ جن کا تو کارساز بنا، مجھے برکت دے۔ اس میں جو تو نے مجھے عطا فرما رکھا ہے۔ مجھے ہر چیز کی برائی سے بچا لے۔ جو تو نے اس میں رکھی ہے۔ بے شک حکم تیرا ہی چلتا ہے اور تجھ پر کوئی حاکم نہیں ہے۔ جسے تو دوست رکھے وہ ذلیل نہیں ہو سکتا۔ اور جسے تو دشمن قرار دے وہ عزت نہیں پا سکتا۔ تیری ذات بابرکت ہے، اور تیری شان بلند ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت شیخ رح فرماتے ہیں:

فَإِنْ كَانَ إِمَامًا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ فِي جَمِيعِهَا بِالنُّونِ وَلَا يَقِفُ اِهْدِنَا وَعَافِنَا إِلَى آخِرِ الدُّعَاءِ ○

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۳۷۷)

کہ اگر امام کو رمضان کے مہینے میں یہ دعا جماعت کے اندر پڑھنے کا مرحلہ ہو تو پھر وہ واحد متکلم کے صیغوں کے بجائے جمع متکلم کے صیغے استعمال کرے یعنی یوں کہے: اِهْدِنَا وَعَافِنَا آخر تک اسی طرح دعا کرے

سوال: دعاءِ قنوت ہاتھ چھوڑ کر پڑھی جائے یا دوسری دعاؤں کی طرح ہاتھ اٹھا کر پڑھی جائے؟

جواب: وَالْأَدَبُ فِي الدُّعَاءِ أَنْ يَمُدَّ يَدَيْهِ

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۱۰۵)

کہ (دعا ہاتھ اٹھا کر ہی کی جانے کی کیونکہ) ہاتھ اٹھانا دعا کے آداب میں شامل ہے۔

مزید یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

وَإِذَا فَرَغَ مَسَحَ يَدَيْهِ عَلَى وَجْهِهِ (صفحہ نمبر ۱۰۶)

کہ جب دعا سے فارغ ہو چکو تو (ہاتھ چھوڑنے سے پہلے) اپنے ہاتھوں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے منہ پر پھیرو (اور ظاہر ہے کہ منہ پر وہی ہاتھ پھیرے جائیں گے جو اٹھے ہوں گے، ورنہ نیچے پڑے ہاتھوں کو منہ پر پھیرنے میں کیا تُک ہے)۔

جمعہ کی سُنتیں

سوال:۔ اگر کوئی شخص ایسے وقت میں جمعہ کے لیے مسجد میں پہنچے جب جمعہ کا خطبہ جاری ہو چکا ہو تو کیا وہ سُنتیں ادا کرے یا خطبہ سننے لگے اور سُنتیں بعد میں پڑھے؟

جواب: وَإِذَا دَخَلَ الْجَامِعَ فَلَا يَجْلِسُ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ ○

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۸۸۹)

یعنی جب کوئی شخص جمعہ ادا کرنے کی غرض سے جامع مسجد میں پہنچے تو بیٹھنے سے پہلے دو سُنتیں پڑھے اور پھر بیٹھے۔ (اگرچہ خطبہ جاری ہو چکا ہو)

نمازوں کا بہترین وقت

سوال:۔ نمازوں کے اوقات میں مختلف المسلک لوگوں نے بہت اختلاف کیا ہے مگر کیا نمازوں کے بہترین وقت کے لیے کوئی اصول بھی موجود رہا ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب:۔ یقیناً اس غرض کے اصول موجود ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

اِذَا صَلَّی الْعَبْدُ فِیْ اَوَّلِ الْوَقْتِ صَعِدَتْ اِلَی السَّمَآءِ وَلَهَا نُوْرٌ حَتّٰی تَنْتَهِیَ اِلَی الْعَرْشِ تَسْتَغْفِرُ لِصَاحِبِهَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَتَقُوْلُ حَفِظَكَ اللّٰهُ كَمَا حَفِظْتَنِیْ وَاِذَا صَلَّی الْعَبْدُ فِیْ غَیْرِ وَقْتِهَا صَعِدَتْ اِلَی السَّمَآءِ لَا نُوْرَ لَهَا فَتَنْتَهِیْ اِلَی السَّمَاءِ فَتُلَفُّ كَمَا یُلَفُّ الثَّوْبُ اَوِ الْخِرْقَةُ فَیُضْرَبُ بِهَا وَجْهُهٗ، ثُمَّ تَقُوْلُ ضَیَّعَكَ اللّٰهُ كَمَا ضَیَّعْتَنِیْ ٥

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۱۴۱)

یعنی جب کوئی شخص اول وقت میں نماز ادا کرتا ہے تو وہ آسمان پر پہنچکر نورانی بن جاتی ہے اور پھر عرش تک رسائی حاصل کرتی ہے۔ ایسی نماز اپنے پڑھنے والے کے حق میں روزِ قیامت تک بخشش طلب کرتی رہتی ہے اور کہتی ہے اے نمازی! خدا تیری حفاظت کرے جس طرح تو نے میری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حفاظت کی۔

لیکن جب کوئی شخص نماز کا اوّل وقت گزار کر نماز ادا کرتا ہے تو ایسی نماز آسمان پر بھی بے نور رہتی ہے اور پھر یہ عرش کی طرف بھی نہیں جاتی بلکہ آسمان سے پھٹے پرانے اور گندے کپڑے کی طرح لپیٹ کر نمازی کے منہ پر مار دی جاتی ہے۔ پھر یہ نماز اپنے نمازی سے کہتی ہے خدا تجھے برباد کرے جس طرح تو نے مجھے برباد کیا ہے۔

نمازِ فجر کا صحیح وقت

سوال :۔ نمازِ فجر کے افضل وقت کی صحیح تعیین کا بہترین طریقہ کیا ہے؟

جواب :۔ حِيْنَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ ٥

یعنی نمازِ فجر کا بہترین اور افضل وقت وہ ہے جب روزہ دار کے لیئے کھانا اور پینا حرام ہوتا ہے (یعنی ٹھیک صبح صادق جس وقت فجر طلوع ہو نمازِ فجر کا سب سے افضل وقت ہے)۔ غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۸۱۱)

سوال :۔ حضرت والا! آپ نے تو خود نمازِ فجر کا ذکر فرماتے یہ لکھا ہے کہ اس نماز کا وقت وہ ہے جب روشنی خوب پھیل جائے۔ آپ کی دونوں باتوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تطبیق کی کیا صورت ہے؟ (غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۸۱۲)

جواب :- آخِرُ وَقْتِهَا الْإِسْفَارُ النَّيِّرُ ۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۸۱۴)

ہماری اس تحریر کا مطلب یہ ہے کہ نماز فجر کا آخر وقت روشنی کے خوب پھیل جانے تک ہے۔ اور یہ امر فجر کی نماز کے لیئے زیادہ سے زیادہ گنجائش ظاہر کرنے کے لیئے ہے اور یہ مقصد بھی ہوتا ہے کہ نالائق اور سست لوگ بھی جماعت کا ثواب حاصل کرلیں۔ ورنہ وَالْاَفْضَلُ التَّغْلِيْسُ بِهَا۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۸۱۴)

یعنی نماز فجر کا افضل وقت اس کا منہ اندھیرے ادا کرنا ہی ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں :

كُنَّ النِّسَاءُ يَخْرُجْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْنَ الْفَجْرَ مَعَهٗ يَرْجِعْنَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ لَا يُعْرَفْنَ اَحَدُهُنَّ مِنَ الْغَلَسِ ۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۸۱۴)

کہ ہم عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز فجر ادا کرکے مسجد سے باہر نکلتیں تو اندھیرے کے سبب ایک دوسری کو پہچان نہیں سکتی تھیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمازِ عصر کا صحیح وقت

سوال :۔ نمازِ عصر کے صحیح وقت کی تعیین میں بھی ہمارے ہاں بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ نمازِ عصر کا صحیح وقت وہ ہے جب شئی کا سایہ اس کے برابر یعنی ایک مثل ہو جائے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس نماز کا ٹھیک وقت وہ ہے جب شئی کا سایہ اس سے دوچند یعنی دو مثل کے برابر ہو جائے۔ ٹھیک بات کیا ہے؟

جواب :۔ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْئٍ مِّثْلَهٗ ،

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۸۱)

یعنی ٹھیک بات یہی ہے کہ نمازِ عصر کا صحیح وقت وہی ہے جب شئی کا سایۂ اس کے ایک مثل ہو جائے اور دو مثل والی بات زیادہ سے زیادہ تاخیر سے پڑھ سکنے کے وقت کو ظاہر کرتی ہے۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۸۲)

اب جہاں تک ضرورت کا تعلق ہے تو اس صورت میں تو وقت اِلٰی قَبْلِ اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ یعنی سورج ڈوبنے تک بھی ہے مگر خوب یاد رہے کہ وَاِلَّا فَضْلُ تَعْجِيْلُهَا (غنیۃ الطالبین صفحہ ۸۲) یعنی نمازِ عصر کا افضل وقت اسکا جلدی (یعنی مثل اوّل میں) ادا کرنا ہی ہے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ خاص نمازیں

عید کی نماز

سوال :- عید کی نماز کہاں ادا کی جائے مسجد میں یا کہیں باہر جا کر؟

جواب :- وَالْاَوْلٰی اَنْ تُقَامَ فِی الصَّحْرَآءِ وَیُکْرَہُ فِی الْجَامِعِ اِلَّا لِعُذْرٍ۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۸۸۹)

یعنی عید کی نماز کا جنگل میں ادا کرنا ہی بہتر ہے مسجد میں کسی عذر (بارش آندھی وغیرہ) کے بغیر اس نماز کا ادا کرنا مکروہ ہے۔

سوال :- کیا عید کی نماز میں عورتیں بھی شریک ہو سکتی ہیں؟

جواب :- وَلَا بَاْسَ بِحُضُوْرِ النِّسَآءِ

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۸۸۹)

یعنی نمازِ عید میں عورتوں کی شرکت ہرگز قابلِ اعتراض نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال :۔ نمازِ عید کی کتنی رکعتیں ہیں ؟

جواب : وَهِيَ رَكْعَتَانِ (غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۸۹۰)

یعنی نمازِ عید کی دو رکعتیں ہیں۔

سوال :۔ دونوں رکعتوں میں کتنی تکبیریں پکاری جائیں گی۔ اور ان تکبیرات کا پکارنا کیونکر اور کس ترتیب سے ہوگا ؟

جواب :۔ يُكَبِّرُ فِي الْأُوْلٰى بَعْدَ دُعَاءِ الْاِسْتِفْتَاحِ وَقَبْلَ التَّعَوُّذِ سَبْعَ تَكْبِيْرَاتٍ وَ فِي الثَّانِيَةِ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ خَمْسَ تَكْبِيْرَاتٍ۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۸۹۰)

یعنی پہلی رکعت میں دعاءِ استفتاح :۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ یا اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ آخر تک) کے بعد اور تعوذ سے پہلے سات تکبیریں پکاری جائیں اور دوسری رکعت میں قراءۃ شروع کرنے سے پہلے پانچ تکبیریں پکاری جائیں۔

سوال :۔ تکبیریں پکارتے وقت ہاتھوں کو بھی بلند کیا جائے گا یا نہیں ؟

جواب :۔ يَرْفَعُ يَدَيْهِ مَعَ كُلِّ تَكْبِيْرَةٍ (غنیۃ الطالبین صفحہ ۸۹۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تکبیریں پکارتے وقت اپنے ہاتھ (کندھوں یا کانوں تک) بلند کیے جائیں گے۔

نمازِ جنازہ

سوال :۔ نمازِ جنازہ کیونکر پڑھی جائے اور اس میں سورۃ فاتحہ کے پڑھنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب :۔ اس نماز کی چار تکبیریں ہیں اور اس میں سورۃ فاتحہ کا پڑھنا نہایت ضروری ہے کیونکہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ :۔

أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى الْجَنَازَةِ ۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۹۰۶)

یعنی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ہم کو حکم دے رکھا تھا کہ ہم نمازِ جنازہ میں سورۃ فاتحہ ضرور پڑھیں۔

علاوہ ازیں حضرت مجاہدؒ راوی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے اٹھارہ صحابیوں سے یکے بعد دیگرے نمازِ جنازہ پڑھنے کا طریقہ دریافت کیا تو :

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَكُلُّهُمْ يَقُولُ كَبِّرْ ثُمَّ اقْرَءْ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ ثُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ ثُمَّ كَبِّرْ وَادْعُ لِلْمَيِّتِ۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۹۰۶)

یعنی مجھے سب نے یہی طریقہ بتایا کہ (پہلی) تکبیر کہہ کر سورۃ فاتحہ پڑھ، پھر (دوسری) تکبیر کہہ، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھ، پھر تیسری تکبیر کہہ اور میت کے حق میں جتنی چاہے دعائیں کر۔

نمازِ تسبیح

سوال :- حدیث پاک میں نمازِ تسبیح کی بڑی فضیلت بیان ہوئی ہے اور یہ نماز اپنے بے مقدار ثواب کی وجہ سے ہمارے ہاں بڑے شوق اور اہتمام سے ادا کی جاتی ہے اس کی ہر رکعت میں پچھتر تسبیحات اپنے اپنے محل پر پڑھی جاتی ہیں۔ مگر تسبیحات کی تقسیم میں اختلاف ہے۔ کچھ لوگ تو پہلی رکعت کو جلسہ استراحت پر ختم کرتے ہیں اور رکعت کی آخری دس تکبیریں جلسہ استراحت میں پکارتے ہیں اور کچھ لوگ جلسہ استراحت کرتے ہی نہیں اور وہ بحالتِ قیام قراءۃ سے اول و آخر دوبار تسبیحات کا دور چلاتے ہیں۔ اس نماز کی صحیح شکل کون سی ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب: حدیث رسول پاک ؐ کے بموجب نماز تسبیح کی شکل یہ بیان کی گئی ہے:

فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَآءَةِ فِیْ اَوَّلِ رَکْعَةٍ وَاَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ خَمْسَ عَشَرَةَ۔

یعنی جب تو پہلی رکعت کے قیام میں قراءۃ سے فارغ ہو تو تسبیحات کے کلمات پندرہ بار کہہ، پھر رکوع میں دس بار، پھر رکوع سے اٹھ کر قومہ میں دس بار، پھر پہلے سجدہ میں دس بار، پھر سجدہ سے اٹھ کر جلسہ میں دس بار، پھر دوسرے سجدہ میں دس بار

ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا

یعنی جب تو دوسرے سجدہ سے سر اٹھائے تو اٹھ کر دس بار یہی کلمات پکار کر ایک رکعت پوری کر۔

فَذَالِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُوْنَ فِیْ کُلِّ رَکْعَةٍ

یعنی اس طرح (سجدہ سے اٹھ کر جلسۂ استراحت میں دس تسبیحات کہنے سے، ایک رکعت کی پچھتر تسبیحات پوری ہو جاتی ہیں) اور اس نماز کی صحیح شکل یہی ہے۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۹۲۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمازِ استسقاء

بارش طلب کرنے کی دُعا

سوال :۔ نمازِ استسقاء کی کیا صورت ہے ؟ ہمارے ہاں کچھ لوگ تو دو رکعت نماز کے بعد دعا کرتے ہیں اور اس کو سُنّت بتاتے ہیں اور کچھ لوگ محض دُعا کر کے ہی بات ختم کر دیتے ہیں ۔ اس باب میں آپ کا فتویٰ کیا ہے ؟

جواب :۔ نماز استسقاء رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عظیم سنّت ہے ۔

یَخْرُجُ لَہَا الْاِمَامُ کَمَا یَخْرُجُ لِلْعِیْدَیْنِ ضَحْوَۃً فَہِیَ کَصَلٰوۃِ الْعِیْدَیْنِ فِیْ جَمِیْعِ صِفَاتِہَا وَمَوْضِعِہَا وَاَحْکَامِہَا ۔ (غنیۃ الطالبین صہ) فَیُصَلِّی الْاِمَامُ اَوْنَائِبُہٗ بِالنَّاسِ رَکْعَتَیْنِ بِغَیْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَۃٍ ۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۴۹۲)

یعنی اس نماز کی ادائیگی کے لیے بھی ٹھیک ایسے ہی باہر نکلے جس طرح عید کی نماز کا دستور ہے کیونکہ یہ نماز بھی ٹھیک عیدین کی سطح پر ہی ہے ۔ اور اپنی صفات اپنی شکل اور اپنے احکام کے اعتبار سے ٹھیک عیدین کی مانند ہے ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس امام یا اس کا نائب لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائے۔ نیز اس نماز میں بھی عید کی طرح ہی نہ اذان ہے نہ اقامت (اس کی پہلی رکعت میں چھ تکبیریں کہی جاتی ہیں اور دوسری میں پانچ)۔

بدعت اور اہل بدعت

سوال: بدعت کس کو کہتے ہیں؟

جواب:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۲۱)

کہ بلاشبہ (دین کے اندر جاری ہونے والی) ہر نئی بات بدعت ہے اور بدعت گمراہی ہے۔

سوال: ذرا مزید تفصیل فرما دیں تو زیادہ مناسب ہو؟

جواب:۔ أَنَّ الْقُرْآنَ إِذَا لَمْ يَنْطِقْ بِشَيْءٍ وَلَا يُرْوَى فِي السُّنَّةِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ وَانْقَرَضَ عَصْرُ الصَّحَابَةِ وَلَمْ يَنْقُلْ أَحَدٌ مِنْهُمْ قَوْلًا فَالْكَلَامُ فِيهِ بِدْعَةٌ وَحَدَثٌ۔ (صفحہ ۱۵۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی جب کسی دینی امر میں) قرآن پاک بالکل خاموش ہو حدیث پاک اور سنتِ رسول علیہ السّلام میں بھی اس کا کوئی ذکر موجود نہ ہو۔ اصحابِ رسول ؐ سے بھی اس باب میں کچھ منقول نہ ہو تو ایسے امر کو دین کا حصّہ قرار دے کر اس پر عمل کرنا دین کے اندر ایک نئی بات داخل کرنا ہے۔ اور اس کو ہی بدعت کہتے ہیں۔

سوال:۔ کیا بدعتی کی کوئی ایسی واضح، صاف اور جامع نشانی بھی ہے جس کو پاتے ہی اور اس کا عمل دیکھے بغیر ہی پتہ چل جائے کہ یہ شخص بدعتی ہے؟

جواب:۔ یقیناً ایسی نشانی موجود ہے۔

فَعَلَامَۃُ اَھْلِ الْبِدْعَۃِ اَلْوَقِیْعَۃُ فِیْ اَھْلِ الْاَثَرِ۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۱۹۸)

یعنی اہلِ بدعت کی (سب سے پہلی) نشانی یہ ہے کہ وہ اہل الاثر کو بُرا کہتے ہیں اور ان کے بُرے بُرے نام رکھتے ہیں۔

سوال:۔ یہ اہل الاثر کون لوگ ہیں؟

جواب: وَھُوَ اَصْحَابُ الْحَدِیْثِ

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۱۹۸)

یعنی یہ اہل الاثر اھلحدیث کا نام ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور واضح رہے کہ وَمَا اِسْمُهُمْ اِلَّا اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ وَاَهْلُ السُّنَّةِ ۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ ۲۱۲)
یعنی ان اہل الاثر کو خواہ اہلحدیث کہہ لو یا اہل السنۃ، بات ایک ہی ہے۔

سوال :۔ کیا شرع شریف میں اہل البدعت کے لیئے کوئی وعید و عذاب کا وعدہ بھی ہے؟

جواب :۔ حضرت فضیلؒ بن عیاض کہتے ہیں کہ میں نے ابو سفیان بن عیینہ سے سُنا، وہ فرماتے تھے۔

قَدْ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُبْتَدِعَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ الصَّرْفَ وَالْعَدْلَ يَعْنِيْ بِالصَّرْفِ الْفَرِيْضَةِ وَبِالْعَدْلِ النَّافِلَةِ (غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۱۹۸)

یعنی بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدعتی پر لعنت کی ہے۔ آپ کا ارشاد ہے کہ جس نے ہمارے دین میں کوئی نئی بات پیدا کی یا جس نے نئی بات پیدا کر نیوالے کو اپنے پاس ٹھکانا دیا (یعنی اسے دوست بنایا) ان دونوں پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی اللہ کی، اللہ کے فرشتوں کی اور دوسرے سب لوگوں کی لعنت ہے۔ ان لوگوں کی کوئی عبادت بھی خواہ وہ فرض ہوں یا نفل، اللہ کے ہاں قبول نہیں کی جاتی۔

مزید ارشاد ہے کہ :- اَبَی اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ یَقْبَلَ عَمَلَ صَاحِبِ بِدْعَۃٍ حَتّٰی یَدَعَ بِدْعَتَہٗ۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۱۹۷)

کہ اللہ تعالیٰ بدعتی کا کوئی بھی عمل قبول نہیں کرتے جب تک وہ بدعت سے توبہ نہ کر لے۔

سوال :- سیدی! آپ نے بہت سخت فتویٰ صادر فرمایا ہے جبکہ ہمارے ہاں ایسی بیشمار چیزیں موجود ہیں، جن کا اگرچہ قرآن و سنت میں تو کوئی ذکر نہیں مگر وہ ہماری دینی زندگی کی علامت بن چکی ہیں، جیسے مرنے بھرنے کے موقع پر میت کے لیے الفی، اسقاط راہداری کے اڑھائی پارے، جنازہ لے جاتے کلمہ شہادت کی پکاریں، دفن کے وقت میت کے سینہ پر حفاظتی تعویذ، عہدنامہ اور بعض اوقات قرآن کریم بھی رکھ دیتے ہیں۔ پھر قبر میں مٹی دم کرکے رکھنا، واپسی پر چالیس قدم چل کر دعا، گھر پہنچ کر فاتحہ خوانی کا دور، پھر قل شریف، تیجا، چوتھا، ساتواں، دسواں، چالیسواں، ششماہی اور برسی، ایسے ہی ختم خیر لیف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میلاد شریف، عرس شریف، قوالی شریف، سماع شریف، بی بی جی کا صحنہ شریف، اور عشق میں ڈوبی ہوئی دھمال شریف، گیارہویں شریف، کونڈے کتیاں، اور رتالو شریف، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی سن کر عقیدت کے غلبہ سے اپنے انگوٹھے چومنے، جمعہ کے بعد سلام گانا، اذان سے پہلے اور بعد درود شریف کے نغمے، نکاح کے موقع پر دولہا دلہن کو کلمے تلقین کرنا، دونوں کے سر جوڑ کر درمیان میں قرآن پاک رکھنا، دلہا دلہن کو بزرگوں کے مزاروں پر سلام کے لیے لے جانا۔

غرض ایسی بے شمار چیزیں ہیں جن کا نہ قرآن پاک میں ذکر ہے۔ نہ سنت میں کہیں تذکرہ ہے۔ نہ یہ چیزیں اصحاب رسول کی زندگی میں پائی جاتی تھیں۔ نہ چاروں اماموں کے ہاں ہی ان کا وجود کہیں نظر آتا ہے۔ مگر یہ باتیں آج ہمارے معاشرے کی زینت ہیں، ہماری زندگی کا حسن ہیں، ہماری دینداری کی ضمانت اور ہمارے اہل سنت ہونے کی علامت ہیں۔ آپ کے فتویٰ کے بموجب یہ سب امور بدعت ٹھہرتے ہیں جبکہ ان میں بظاہر کوئی برائی نظر نہیں آتی۔ کوئی بے دینی والی بات نہیں ہے اور پھر جب ہم ان کو نیکی سمجھ کر ہی انجام دیتے ہیں تو بڑی عجیب بات ہے کہ ہم نیکی کریں، نیک عمل کریں اور خدا اور رسول کے نزدیک لعنت کا محل بنیں، کیا آپ اپنے فتویٰ میں کوئی نرمی پیدا نہیں کر سکتے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

مَنْ یَّعِیْشُ مِنْ بَعْدِیْ یَرَی اِخْتِلَافًا کَثِیْرًا فَعَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ تَمَسَّکُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَیْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِیَّاکُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ کُلَّ مُحْدَثٍ بِدْعَةٌ وَکُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۲۱۰)

یعنی جو کوئی میرے بعد زندہ رہے گا وہ دین میں بہت سے اختلاف دیکھے گا۔ تمہارے لیے لازم ہے کہ ان حالات میں میری اور میرے خلفاء کی سنت کو اختیار کیے رکھنا اور اس کو اپنے دانتوں کے ساتھ سختی سے پکڑے رکھنا، خبردار میرے دین میں کوئی نئی بات داخل نہ کرنا۔ کیونکہ ایسی ہر بات بدعت ہے۔ اور بدعت صریحاً گمراہی ہے (اور ظاہر ہے کہ گمراہی دوزخ کا ہی حصہ ہے)۔

اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اہل بدعت کے حق میں حضورؐ کا یہی فرمان ہے کہ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔ کہ ان پر اللہ کی، اللہ کے فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے اور ان کا نہ کوئی فرض قبول ہے نہ نفل (غنیۃ الطالبین ۱۹۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال :۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ان حالات میں آخر مسلمانوں کی معاشرتی زندگی کی کیا صورت ہوگی ۔ اگر کوئی شخص بدعت سے بچ بھی گیا تو اہل بدعت سے کیونکر بچے گا ، عزیز و اقارب ، رشتہ دار اور ملنے جلنے والے اکثر یہی لوگ تو ہیں ۔ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ ۔ تو پھر آپس میں میل جول کی کیا صورت ہوگی ؟

جواب :۔ کان کھول کر سن لو کہ سچا مومن وہی ہے جو بدعت اور اہل بدعت دونوں سے الگ رہے ۔ خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کا فتویٰ یہی ہے کہ :۔

اَنْ لَا یُکَاثِرَ اَھْلَ الْبِدَعِ وَلَا یُدَانِیْھِمْ وَلَا یُسَلِّمَ عَلَیْھِمْ لِاَنَّ اِمَامَنَا اَحْمَدُ قَالَ مَنْ سَلَّمَ عَلٰی صَاحِبِ بِدْعَۃٍ فَقَدْ اَحَبَّہٗ لِقَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ تَحَابُّوْا وَلَا یُجَالِسُھُمْ وَلَا یُقَرِّبُ مِنْھُمْ وَلَا یُھَنِّیْھِمْ فِی الْاَعْیَادِ وَاَوْقَاتِ السُّرُوْرِ وَلَا یُصَلِّیْ عَلَیْھِمْ اِذَا مَاتُوْا وَلَا یَتَرَحَّمُ عَلَیْھِمْ اِذَا ذُکِرُوْا بَلْ یُبَایِنُھُمْ وَ یُعَادِیْھِمْ فِی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ مُعْتَقِدًا بِبُطْلَانِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَذْهَبَ اَهْلِ بِدْعَةٍ مُحْتَسِباً بِذٰلِكَ الثَّوَابَ الْجَزِيْلَ وَالْاَجْرَ الْكَثِيْرَ۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۱۹۶ - ۱۹۷)

یعنی (خبردار) نہ تو اہلِ بدعت سے بحث و تکرار ہی کرو۔ نہ ان کے نزدیک جاؤ۔ نہ ان کو سلام کہو، حضرت امام احمدؒ کے ارشاد کے مطابق تو جس نے اہلِ بدعت کو سلام کہی، اس نے گویا اس سے دوستی اختیار کی۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپس میں ایک دوسرے کو بکثرت سلام کیا کرو۔ تاکہ تمہارے اندر محبت بڑھے (تو معلوم ہوا جس نے بدعتی کو سلام کہی اس نے اس سے محبت بڑھانے کی کوشش کی) پس نہ تو اہلِ بدعت کے ساتھ کبھی خود بیٹھنے کی کوشش کرو۔ نہ ہی اپنے قریب آنے کی اجازت دو۔ انہیں عید یا دوسری کسی خوشی کی تقریب پر مبارکباد بھی نہ دو۔ وہ مر جائیں تو ان کا جنازہ نہ پڑھو اور بعد از مرگ بھی ان کا ذکر آئے تو ان کے لیے کلمۂ خیر نہ کہو بلکہ ان سے ہمیشہ دور رہو، اور اللہ کی راہ میں ان سے دشمنی رکھو اور یہ اعتقاد رکھو کہ اہلِ بدعت کا مذہب جھوٹا ہے اور ان سے دشمنی رکھنے میں ہمیں بڑا ثواب اور بہت بڑا اجر ملے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ مزید احادیث مبارکہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص بدعتی کے لیئے اپنے دل میں دشمنی رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے دل کو امن و ایمان سے بھر دے گا۔

جو شخص بدعتی کو ذلیل اور خوار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ بہشت میں اس کے سو درجے بلند فرمائے گا۔

اگر کوئی شخص بدعتی سے دوستی کریگا تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام نیک اعمال ضائع کر دے گا۔

جو شخص بدعتی کے جنازہ پر جاتا ہے وہ اپنی واپسی تک خدا کے غضب میں رہتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۱۹۷)

سوال:۔ بدعتی سے بے تعلقی کے حدود کہاں سے کہاں تک ہیں؟

جواب:۔ بڑی سیدھی بات ہے کہ اگر وہ زندہ ہے تو حضرت فضیل بن عیاض کی روایت کے مطابق وَاِذَا رَأَيْتَ مُبْتَدِعًا فِيْ طَرِيْقٍ فَخُذْ طَرِيْقًا اٰخَرَ۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۱۹۸)

کہ اگر تو راستہ میں بدعتی کو دیکھے تو اپنا راستہ تبدیل کر لے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی اس کی شکل کو دیکھنا بھی گوارا نہ کرے)۔

تنبیہہ اس کا مطلب اہلِ بدعت اور بدعت سے بیزاری اور ناپسندیدگی کا اظہار ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ کبھی اور کہیں بدعتی سے آمنا سامنا نہ ہو۔ اس طرح تو بدعتی کو بدعت سے ہٹانے کے لیے سمجھانا مشکل ہو جائے گا۔ ان سے مناظرہ بھی نہیں ہو سکے گا۔ اس کے ساتھ بازار کا لین دین یا کھیتی باڑی کا معاملہ بھی نہیں ہو سکے گا۔ مساجد میں ان کے ساتھ آنا جانا مشکل ہو گا۔ اس لیے یہ مفہوم صحیح نہیں ہے بلکہ مقصد اظہار ناراضگی ہے کہ اگر ہو سکے تو اس سے میل جول تو کجا اس کی شکل بھی دیکھنا گوارہ نہ کرے۔ ورنہ ظاہر پر محمول نہیں ہے۔ فافہم اور اگر وہ مر جائے تو وَلَا يُصَلِّيْ عَلَيْهِمْ اِذَا مَاتُوْا۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۱۹۷)

کہ اہلِ بدعت مر جائیں تو ان کا جنازہ نہ پڑھ اور وَلَا يَتَرَحَّمُ عَلَيْهِمْ اِذَا ذُكِرُوْا۔ کہ اس کے مرنے کے بعد بھی کبھی اس کا ذکر آجائے تو اس کے حق میں کوئی کلمہ خیر زبان پر نہ لا (یعنی رحمۃ اللہ علیہ نہ کہے)۔

سوال:۔ اگر پیش امام بدعتی ہو تو اس صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب:۔ اہلِ سنت کا اس بات پر اجماع ہے کہ اہلِ قبلہ میں کوئی حاکم، عامل اور امام خواہ کتنا بھی بدکار، ظالم اور گنہگار ہو۔ اس کی اطاعت، پیروی اور اقتداء درست ہے۔ اور اس کے جہنمی یا جنتی ہونے کا حکم نہیں لگایا جا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاسکتا۔

اِلَّا اَنْ يَّطَّلِعَ مِنْهُ عَلٰى بِدْعَةٍ وَضَلَالَةٍ۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۱۹۵)

یعنی ہر ظالم، بدکار، فاسق اور فاجر امام کی اقتداء میں نماز ادا کی جا سکتی ہے سوائے بدعتی کے، اور بدعتی امام کو جہنمی بھی کہا جا سکتا ہے۔

عاشورہ محرّم

سوال:۔ کہا جاتا ہے کہ محرم الحرام کی دس تاریخ یعنی عاشورہ کے دن کی عظمت حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی وجہ سے ہے۔ کیا یہ بات صحیح ہے؟

جواب:۔ یہ خیال صحیح نہیں ہے بلکہ واقعہ یہ ہے کہ

فَضْلُهٗ مِنْ اَنَّهٗ نَجَّى اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِ اَنْبِيَاءَهٗ مِنْ اَعْدَآئِهِمْ وَاَهْلَكَ فِيْهِ اَعْدَآءَهُمُ الْكُفَّارَ مِنْ فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ وَغَيْرِهِمْ وَاَنَّهٗ تَعَالٰى خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَالْاَشْيَاءَ الشَّرِيْفَةَ فِيْهِ وَاٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَغَيْرَ ذٰلِكَ۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۴۸۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی دس محرم کی بزرگی اور اس کی عظمت کی اصل وجہ یہ ہے کہ اس روز اللہ تعالیٰ نے اپنے بیشمار نبیوں کو ان کے دشمنوں سے نجات دلائی اور ان بیشمار دشمنوں کو جو کافر تھے۔ ہلاک کیا، جیسے فرعون اور اس کی قوم اور اسی طرح کے دوسرے کافر بھی۔ اور اسی روز اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو اور زمین کو بھی پیدا کیا اور اسی روز بہت سے نیک لوگوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے تخلیق بخشی ہے۔

علاوہ ازیں بہت سے نیک اور بزرگ امور کی تکمیل بھی اسی دن فرمائی گئی ہے اور ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے اسی روز پیدا کیا ہے۔

حضرت حسین رضی کی برسی

سوال :- ہمارے ہاں تو محرم کی دسویں تاریخ یعنی یوم عاشورہ کو حضرت حسین رضی کی برسی کے بطور ہی منایا جاتا ہے اور یہی سمجھا جاتا ہے کہ یہ دن یوم غم ہے۔ کیونکہ حضرت حسین رض اس روز شہید کئے گئے تھے۔ کیا یہ بات صحیح نہیں ہے؟

جواب :- غم کا کیا سوال ہے جبکہ امر واقعہ یہ ہے کہ فصار عَاشُورَا مُشَابِهَةً بِبَقِيَّةِ الْاَيَّامِ الشَّرِيْفَةِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَالْعِيْدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ وَعَرَفَةَ۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۶۸۶)

یعنی عاشورہ بھی دوسرے اسلامی تہواروں ، عیدین ، جمعہ اور عرفہ کی طرح کا ایک تہوار ہے ۔ پھر بھلا اس کو یوم غم قرار دینے کی کیا تک ہے ، علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے اس دن کو برکات و حسنات حاصل کرنے کا دن قرار دیا ہے ۔

أَعَدَّ اللّٰهُ تَعَالَىٰ لِمَنْ صَامَهُ مِنَ الثَّوَابِ الْجَزِيْلِ وَالْعَطَاءِ الْوَافِرِ وَتَكْفِيْرِ الذُّنُوْبِ وَتَمْحِيْصِ السَّيِّئَاتِ ۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۶۸۶)

یعنی اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے لیے جو اس بزرگ ترین دن کا روزہ رکھے ، بے مقدار ثواب واجب ٹھہرایا ہے ۔ یہ روزہ اس کے گناہوں کا کفارہ اس کی برائیوں کو مٹانے والا اور اس کے لیے عطائے بے حساب کا موجب ہے ۔ لیکن اگر اس روز حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت سے کوئی تعلق پیدا کرنا ہی ہو تو کہنا چاہیئے کہ :۔

أَنَّ اللّٰهَ تَعَالَىٰ اِخْتَارَ بِسِبْطِ نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهَادَةَ فِيْ أَشْرَفِ الْأَيَّامِ وَأَعْظَمِهَا وَأَجَلِّهَا وَأَرْفَعِهَا عِنْدَهُ لِيَزِيْدَهُ بِذٰلِكَ رِفْعَةً فِيْ دَرَجَاتِهِ وَكَرَامَاتِهِ مَضَافَةً إِلَىٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے بابرکت دن میں جس کی عظمت، جس کی بزرگی اور جس کی برتری اللہ کے ہاں ثابت ہے۔ اپنے نبی ؐ کے نواسہ کو شہادت کے مرتبہ پر فائز کر کے ان کے درجات کو بلند کیا اور ان کی بزرگی میں بے مقدار اضافہ کر دیا۔ ورنہ جہاں تک اس روز حضرت حسین رضؓ کے لیئے کسی ماتمی اہتمام کا تعلق ہے۔ اگر یہ کسی درجہ میں بھی جائز ہوتا تو :-

لَا تَّخَذَهُ الصَّحَابَةُ وَالتَّابِعُوْنَ لِاَنَّهُمْ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنَّا وَ اَخَصُّ بِهٖ وَقَدْ وَرَدَ عَنْهُمُ الحَثُّ عَلَى التَّوْسِعَةِ عَلَى الْعِيَالِ فِيْهِ وَالصَّوْمُ فِيْهِ مِنْ ذَالِكَ مَارُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهٗ قَالَ صَوْمُ يَوْمِ عَاشُوْرَا فَرِيْضَةٌ وَ كَانَ عَلِيٌّ رضؓ يَاْمُرُ بِصِيَامِهٖ -

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۶۸۶)

یعنی یہ کام سب سے پہلے اصحاب رسولؐ کرتے، تابعین کرتے (جو حضرت حسین رضؓ کی شہادت کے زمانہ میں بکثرت موجود تھے) اور وہ ہمارے مقابلہ میں حضرت حسین رضؓ سے زیادہ قریب بھی تھے مگر انھوں نے اس دن ماتم کے بجائے اپنے اہل و عیال پر رزق فراخ کرنے کا حکم دیا ہے اور دن کے وقت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزہ رکھنے کی تاکید کی ہے۔

حضرت حسن رضؓ (یعنی حضرت حسین رضؓ کے بھائی) تو اس دن کا روزہ فرض ہی قرار دیتے تھے اور حضرت علی رضؓ نے بھی اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے۔

ایک اور برسی

گیارہویں شریف

سوال: عاشورہ کی طرح ہمارے دوسرے بہت سے بزرگوں کے یوم وفات بھی بطور برسی کے منائے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ہمارے ہاں تو خود آپ کا یوم وفات بھی گیارہویں شریف کے نام سے منایا جاتا ہے عقیدت اور محبت کی زیادتی کی وجہ سے اب آپ کی گیارہویں ہر ماہ بھی منائی جاتی ہے اور ایک بڑی گیارہویں ہے جو برس کے بعد بڑی دھوم دھام سے منائی جاتی ہے۔ اس بارے میں آپ کا کیا خیال ہے

جواب: ہمارا خیال پوچھتے ہو تو سن لو۔ لَوْجَازَ اَنْ یُّتَّخِذَ یَوْمُ مَوْتِہٖ یَوْمَ مُصِیْبَۃٍ لَکَانَ یَوْمُ الْاِثْنَیْنِ اَوْلٰی بِذَالِکَ اِذْ قَبَضَ اللّٰہُ تَعَالٰی نَبِیَّہٗ، مُحَمَّدًا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْہِ وَکَذَالِکَ اَبُوْبَکْرِ الصِّدِّیْقُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قُبِضَ فِیْہِ۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۶۸)

یعنی اگر کسی کی موت کے دن کو اس کے یوم وفات کے بطور منانے کی شرع میں کوئی بھی گنجائش ہوتی تو پیر کو بطور یوم ماتم منایا جاتا ۔ جس روز اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روح قبض کی اور آپ کے رفیق خاص حضرت ابوبکرؓ نے وفات پائی ۔

اِصلاحِ معاشرہ

باجے گاجے اور گانا بجانا

سوال :۔ بیاہ شادیوں کی ان دعوتوں میں شامل ہونا کیسا ہے جن میں باجے گاجے ، طبلے ، طنبورے ، راگ رنگ اور موسیقی وغیرہ کے دوسرے اہتمام شامل ہوں ۔ جبکہ ولیمہ میں شامل ہونا ایک سنت امر بھی ہے ؟

جواب :۔ جہاں تک ولیمہ کا تعلق ہے ۔ اس کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا واضح فرمان ہے کہ :۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَنْ دُعِیَ فَلْیُجِبْ فَاِنْ شَآءَ طَعِمَ وَ اِنْ شَآءَ تَرَکَ ٥

کہ اگر ولیمہ کی دعوت پاؤ تو اسے ضرور قبول کرلو، پھر یہ تمہاری مرضی ہے کہ چاہو تو کھاؤ (اور اگر ناموافق ہو اور) نہ چاہو تو نہ کھاؤ۔ لیکن ساتھ ہی یہ ارشاد بھی ہے کہ ان دعوتوں میں شرکت کرتے وقت یہ بات ضرور پیش نظر رہے کہ:

فَاِنْ حَضَرَہٗ مُنْکَرٌ کَالطَّبْلِ وَالْمِزْمَارِ وَالْعُوْدِ وَالنَّآءِ وَالشَّرْبُوْقِ وَالشَّبَابَۃِ وَالرَّبَابِ وَالْمَغَانِیْ وَالطَّنَابِیْرِ وَالْجَمْرِ اِنَّ الَّذِیْ یَلْعَبُ بِہٖ التُّرْکُ لَا یَجْلِسُ ھُنَاکَ لِاَنَّ جَمِیْعَ ذَالِکَ مُحَرَّمٌ وَ اَمَّا الدَّفُّ فَیَجُوْزُ اِسْتِعْمَالُہٗ فِی النِّکَاحِ وَسَمَاعُ الْقَوْلِ بِالْقَصَبِ وَالرَّقْصُ مَکْرُوْہٌ۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۵۶)

یعنی اگر دعوت کے اندر کوئی ممنوع امر شامل ہو جیسے ڈھول ڈھمکا، باجا گاجا، بربط وستے، طبل ودمامہ، چنگ ورباب، گویے نچیے، بھانڈ، نقال، بانسریاں، شہنائیاں، رقص اور گانا بجانا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو ایسی دعوتوں میں شامل ہونا اور بیٹھنا سخت منع ہے۔ کیونکہ یہ ساری باتیں ہی حرام ہیں۔ نکاح میں اعلان کے لیئے دَف بجانا مباح ہے۔ اور نے کے ساتھ سماع کرنا، اور ناچنا مکرُوہ ہے۔

سوال:۔ شادی بیاہ کے موقع پر کیا گھر کی عورتیں ایک جگہ جمع ہو کر تقریب کی رعایت سے کچھ گیت وغیرہ گا سکتی ہیں؟

جواب:۔ بلند آواز سے تو حمد و نعت کے نغمے بھی صرف مردوں کے لیئے مباح ہیں۔ عورتوں کے لیئے نہیں۔ پھر عورتوں کے گانے کا کیا سوال ہے!

لَا يَسْتَمِعُ إِلَىٰ أَصْوَاتِ الْأَجْنَبِيَّاتِ مِنْ شَوَابِّ النِّسَآءِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ هٰذَا إِذَا نَابَ الْمُصَلِّيَ نَائِبٌ فِي صَلٰوتِهِ فَكَيْفَ بِالشِّعْرِ وَالْغَزَلِ وَالْأُمُوْرِ الْمُهِيْجَةِ۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۹۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ عورتوں کو ہی اجازت ہے کہ وہ طرح طرح کے نغمے الاپیں۔ اور نہ مردوں کو ہی اجازت ہے کہ وہ غیر اور نوجوان عورتوں کی آوازوں پہ کان رکھیں جبکہ حال یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جیسی پاکیزہ حالت میں بھی عورت کو امام کے پیچھے بولنے پہ سبحان اللہ کہنے کی اجازت نہیں دی۔ نماز کی حالت میں بھی صرف مرد ہی امام کے بھولنے پر سبحان اللہ کہہ سکتے ہیں۔ عورت کو دونوں ہاتھوں سے تالی جیسی آواز پیدا کر کے امام صاحب کو آگاہ کرنے کی ہدائیت کی گئی ہے۔ ان حالات میں بھلا اسے طرح طرح کے گیت، شعر، اور غزلیں گانے کی اجازت کیونکر ہو سکتی ہے۔

قوالی اور سماع

سوال :۔ اگر موسیقی کی حرمت ہر حال میں ہی شرع کا مطالبہ ہے اور ظاہر ہے کہ موسیقی اور ساز لازم وملزوم ہیں۔ اگر طبلے طنبورے یا ہارمونیم اور بربط وغیرہ حرمت کے ذیل میں آتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو قوالی شریف کی کیا صورت ہو گی۔ سماع کی پاک محفلوں کا کیا بنے گا؟ جو ساز اور لَے دونوں کے بغیر مکمل ہی نہیں ہوتیں۔ قوالی اور سماع ہمارے صوفیاؒ اور ہمارے خانقاہی نظام کا حُسن ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ عشق حقیقی کی منزل تک پہنچنے کا بہترین ذریعہ ہے اور بزرگوں کا کہنا ہے کہ آواز کے خم و پیچ اور حسین نغمے عشق مجازی کو عشق حقیقی میں بدلنے کا ایک مؤثر اور کامیاب ذریعہ ہیں۔ چنانچہ کہا گیا ہے ۔

متاب از عشق رو گرچہ مجازلیست
کہ او بہر حقیقت کار سازلیست

جواب:۔ کان کھول کر سُن لو کہ شریعت نے اپنے احکام کے نفاذ میں کسی چھوٹے بڑے کی تمیز کبھی روا نہیں رکھی۔ یہاں تک کہ خود شارع بھی احکامِ شریعت کی تعمیل کے لیئے اپنے اُمتی کی طرح ہی پابند اور مکلّف ہے۔ اگر حرام کو حلال اور مباح بنا لینے کی گنجائش ہوتی تو یہ رعایت انبیاء کرامؑ کو ملتی۔ مگر شرع نے ایسا نہیں کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَلَا يَجُوْزُ لِاَحَدٍ سَمَاعُ ذٰلِكَ وَاِنْ قَالَ قَائِلٌ اِنِّیْ اَسْمَعُهَا عَلٰی مَعَانٍ اَسْلَمُ فِیْهَا عِنْدَاللّٰهِ تَعَالٰی كَذَّبْنَاهُ۔

(غنیتہ الطالبین صفحہ نمبر ۹۵)

کہ شریعت نے ایسا غیر شرعی سماع کسی کے لیئے بھی جائز نہیں رکھا۔ اس لیئے اگر کوئی مدعی (ولائیت) یہ کہتا ہے کہ میں یہ سماع اور قوالی عشق حقیقی کی طلب میں سنتا ہوں تو ہم کہہ دیتے ہیں کہ وہ جھوٹا ہے۔

یہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی شراب پیئے اور کہے کہ میں یہ شراب نشہ کے لیئے نہیں بلکہ بیخودی کے لیئے پیتا ہوں تاکہ اس حال میں حرام سے بچا رہوں۔

یا کوئی شخص جو خوبصورت لڑکوں اور خوبرو اور شاب بدوش عورتوں کے ہجوم میں ڈوبا رہے اور عذر یہ کرے کہ میرا مقصد ان کے حسن یا ان کے شباب سے لذّت حاصل کرنا نہیں ہے اور میں جو زہد شکن مرمریں کھلونوں سے کھیلتا رہتا ہوں تو مقصد اپنے بہیمی جذبات کی تسکین نہیں بلکہ میں ان کے عقل فریب حسن، اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوشربا شباب کے نظارہ سے قدرت کی بے حساب تخلیقی صلاحیتوں کا مشاہدہ کرتا ہوں تو ہم اسے جھوٹا کہیں گے۔ اور اس کا عذر تسلیم نہیں کرینگے۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۹۲)

سوال :۔ ہمارے خانقاہی نظام میں سجادہ نشین کو جو مقام حاصل ہے اور اس کی خوش نصیبی نے جس بُری طرح اپنے حلقہ بگوشوں کو بے بس بنا رکھا ہے۔ ان حالات میں اگر کوئی مرید اپنے پیر میں کوئی عیب اپنی ظاہری آنکھوں سے دیکھ بھی لے تو اسے پیر کو ٹوکنے کے بجائے تاویل کر کے اپنے آپ کو مطمئن کر لینے کی مجبوری ہوتی ہے۔ آخر اس مشکل کا حل کیا ہے ؟

جواب :۔ ایسی کوئی مجبوری قبول کرنے کی ہرگز ضرورت نہیں ہے بلکہ :

وَإِذَا ظَهَرَ لَهُ مِنَ الشَّيْخِ مَا يَكْرَهُهُ فِي الشَّرْعِ اِسْتَخْبَرَهُ عَنْ ذَالِكَ بِضَرْبِ الْمَثَلِ وَالْاِشَارَةِ۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۲۹۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی اگر کوئی شخص اپنے پیر میں کوئی غیر شرعی امر دیکھے تو اسے چاہیئے کہ بات میں بات ڈال کر یا کسی اشارہ سے اپنے مُرشد کو اس کے عیب سے " آگاہ کر دے ۔

پُختہ قبریں اور مزار

سوال :۔ یہ رواج بہت عام ہو چکا ہے کہ لوگ اپنے مرنے والوں کی یاد کو باقی رکھنے کے لیئے ان کی قبریں پختہ تعمیر کرتے ہیں ۔ خاص طور پر ان اکابر اور اعاظم کی قبریں جن کی ذات سے کوئی سیاسی یا رُوحانی وابستگی ہو ۔ جیسے پیر و مُرشد خلفائے اُمت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیاسی لیڈر، سربراہان مملکت، اعلیٰ حکام وغیرہ
ان کی قبریں ضرور ہی بڑی پرشکوہ، بڑی مضبوط
اور خوبصورت، عظیم الشان محرابوں، فلک بوس
گنبدوں اور مرمریں تعویذوں سے مزین تعمیر کی جاتی
ہیں۔ اس سلسلہ میں شرع شریف کا کیا فتویٰ ہے؟

جواب:۔ قبر کی مسنون صورت اور دفن کرنے کا طریقہ یہ ہے
کہ قبر قبلہ رو ہو اور میت کو قبر میں رکھکر ہر شخص
تین مٹھی بھر مٹی قبر پر ڈالے۔ پھر قبر جب مٹی سے
پُر ہو چکے تو اسے اونٹ کی کوہان کی شکل میں
زمین سے ایک ہاتھ کے بقدر بلند کیا جائے۔
اس سے زیادہ اونچائی کی شریعت نے اجازت نہیں
دی۔ قبر پر پانی چھڑک دیا جائے۔ پھر اس پہ
سنگریزے یا خالی مٹی بچھا دی جائے مگر خبردار
قبر کو پختہ نہ بنایا جائے۔ اور اس کی تعمیر میں
چونا، (سیمنٹ) وغیرہ ہرگز استعمال نہ کیا جائے۔
کہ یہ سخت مکروہ امر ہے۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۱۲۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال :۔ اگر قبر کو ایک ہاتھ بھر سے زیادہ بلند کرنا جائز نہیں ہے تو خود گنبدِ خضریٰ (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پہ تعمیر کردہ عمارت) کے بارے میں کیا ارشاد ہے ؟

جواب :۔ اصحابِ رسول رضؓ اور بعد کے بہترین مسلمانوں کے زمانہ تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے دونوں رفقاء (حضرت ابوبکر صدیق رضؓ ۔ اور حضرت عمر رضؓ) اور اہلِ بیت کی قبریں بھی کچی اور زمین سے ایک ہاتھ کے بقدر ہی بلند تھیں ۔ (اور کسی بھی قبر پر موجودہ محلاتی قسم کی پُرشکوہ تعمیرات موجود نہیں تھیں)۔ چنانچہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں :۔

رَأَيْتُ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ مُسَنَّمًا (غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۹۱۲)

کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے دونوں اصحاب کی قبریں (سنّت کے مطابق) ایک ہاتھ تک اونچی (اور کچی) دیکھی ہیں ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر اللہ کو سجدہ کرنا

سوال :- بعض لوگ اولیاء کرام ؒ کی قبروں پر سجدے کرتے ہیں اور اُن سے حاجتیں طلب کرتے ہیں۔ اور بعض لوگ اپنے زندہ مُرشدوں اور پیروں کے قدموں پر سجدہ میں گر جاتے ہیں۔ اگر ان کو منع کیا جائے تو ان کے پاس گھڑا گھڑایا جواب موجود ہے۔ کہ فرشتوں نے حضرتِ آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا تھا۔ حضرتِ یوسف ؑ کے والدین اور بھائیوں نے انہیں سجدہ کیا تھا۔ بعض لوگ تو یہاں تک بڑھ جاتے ہیں۔ کہ غیر اللہ کو سجدہ سے انکار سب سے پہلے شیطان نے کیا تھا۔ جب اس نے اللہ کے حکم کے باوجود حضرتِ آدم ؑ کو سجدہ نہ کیا۔ صحیح مسئلہ کیا ہے ؟

جواب :- حضرت قیس بن سعد رضؓ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حیرہ شہر میں گیا اور میں نے دیکھا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہاں کے لوگ اپنے بادشاہ کو سجدہ کرتے تھے۔
وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہو کر یہ واقعہ سنایا اور عرض کیا ۔
یا رسول اللہ! حیرہ کے بادشاہ کے مقابلہ میں آپ
زیادہ حق رکھتے ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے تو آپ
نے جواب دیا۔ قیس! یہ بتاؤ کہ میری (وفات کے بعد)
میری قبر کو بھی سجدہ کرو گے! میں نے عرض کیا۔
نہیں یارسول اللہ! (بھلا قبر کو کیونکہ سجدہ کیا جا سکتا
ہے؟) تو فرمایا، خبردار! میری زندگی میں بھی
ایسا نہ کرنا ۔ مزید فرمایا، قیس! اگر میں کسی
کے لیے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو کہتا کہ
اپنے خاوند کو سجدہ کیا کرے ۔ مگر یاد رکھو
اللہ کے سوا کسی کو سجدہ کرنا بالکل حرام ہے
اگرچہ وہ کوئی ہو ۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۱۲۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلِ حدیث

اور حضرت عبدالقادر جیلانیؒ

سوال:۔ بدعت اور اہلِ بدعت کے زیرِ عنوان آپ نے اس سوال کے جواب میں اہلِ بدعت کی یہ نشانی بتائی تھی کہ وہ اہلحدیث کو بُرا کہتے ہیں اور ان کی غیبت کرتے ہیں اور یہ بھی بتایا تھا کہ اہلِ حدیث اور اہلِ سُنّت ایک ہی گروہ کے دو نام ہیں مگر ہمارے ہاں تو جو لوگ اہل السُّنّۃ کہلاتے ہیں اور وہ اہلحدیث کو اپنے سے بالکل الگ ایک فرقہ سمجھتے ہیں۔ پس حقیقتِ حال کی وضاحت کے لیے کچھ مزید تفصیل ہو جائے تو مناسب ہو؟

جواب:۔ بات تو وہی ہے جو ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ:

وَمَا اسْمُهُمْ اِلَّا اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ وَاَهْلُ السُّنَّةِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اہلِ حدیث اور اہلِ سُنّت ایک ہی حقیقت کے دو نام ہیں۔ اور ہم نہیں کہہ سکتے کہ اہلِ سنت کہلانے والے اہلِ حدیث کو کیوں الگ کوئی فرقہ کہتے ہیں۔ جبکہ یہ نہ صرف غلط ہے بلکہ یہ بات اُن کی اپنی بے خبری کی دلیل بھی ہے۔ کیونکہ اہل السُنّۃ پر تو حملے کرنے والے گمراہ فرقے بھی ان کے اہلِ حدیث ہونے کی وجہ سے ہی ان پر حملے کرتے ہیں، ورنہ اپنے آپ کو تو وہ بھی اہل السنّۃ ہی کہتے ہیں۔ چنانچہ اہلِ بدعت کی نشانی ہی یہ ہے کہ وہ اہلحدیث کے بُرے بُرے نام رکھتے ہیں:۔

- زندیق یعنی بے دین، اہلحدیث کو حشویہ کہتے ہیں۔
- قدریہ، اہلحدیث کو مجبرہ کہتے ہیں۔
- جہمیہ، اہلحدیث کو مشتبہ کہتے ہیں۔
- رافضی، اہلحدیث کو ناصبیہ کہتے ہیں۔

مگر یاد رکھو ان بُرے ناموں میں سے اہلحدیث کا کوئی نام نہیں ہے۔ ان کا صرف ایک ہی نام ہے اور وہ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل السنۃ اور اصحاب الحدیث (غنیۃ الطالبین فارسی ۔
ترجمہ :۔ مولانا عبدالحکیم مرحوم سیالکوٹی حنفی صفحہ نمبر ۲۱۱،
۲۱۲ ، غنیۃ الطالبین اُردو ترجمہ ، مولانا احمد صاحب
مدراسی حنفی صفحہ نمبر ۱۸۳) ۔

یاد رکھو اہل بدعت اور گمراہ فرقوں کی طرف
سے اہل حدیث کے یہ بُرے بُرے نام بالکل ایسے
ہی ہے جس طرح کفارِ مکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو شاعر ، ساحر ، دیوانہ ، آسیب زدہ اور کاہن
کہتے تھے ۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اِن میں سے کسی نام کا بھی محل نہیں تھے ۔
(غنیۃ فارسی ترجمہ مولانا عبدالحکیم حنفی صفحہ نمبر ۱۹۸،
۱۹۹ ، اُردو ترجمہ مولانا احمد مدراسی حنفی ص ۱۷۵) ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیر المومنین حضرت معاویہ رضؓ

اور خلافتِ راشدہ

سوال :- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بہت مشہور ہے کہ میرے اصحاب رضؓ ستاروں کی مانند ہیں، تم جس کو بھی اختیار کرو گے۔ ہدایت پاؤ گے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضورؐ کا ہر صحابی رضؓ ارشد ہے۔ اور اگر وہ خلافت تک پہنچے تو خلیفہ ارشد ہے۔ جبکہ حضرت معاویہ رضؓ صحابی بھی تھے اور خلافت تک بھی پہنچے مگر انہیں خلیفۂ ارشد سمجھنا تو الگ رہا، بعض لوگ ان کی خلافت کو بھی صحیح نہیں مانتے۔ صحیح بات کیا ہے؟

جواب :- أَمَّا خِلَافَةُ مُعَاوِيَةَ رضؓ ابْنِ سُفْيَانَ فَثَابِتَةٌ صَحِيحَةٌ بَعْدَ مَوْتِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلِيٍّ وَبَعْدَ خَلْعِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تعَ عَنْهُمَا نَفْسَهُ عَنِ الْخِلَافَةِ وَتَسْلِيمِهَا إِلَى مُعَاوِيَةَ۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ نمبر ۱۹۸)

یعنی حضرت علیؓ کی وفات اور حضرت حسنؓ کی طرف سے حضرت معاویہ رضؓ کے حق میں خلافت سے دستبرداری کے بعد حضرت معاویہ رضؓ کی خلافت بالکل ثابت اور صحیح ہے۔

علاوہ ازیں حضرت معاویہ رضؓ کی خلافت خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ارشاد سے بھی ثابت ہے۔

جب آپ نے فرمایا: ــــــــــــــــ

"اسلام کی چکی تیس یا پینتیس یا سینتیس برس تک جاری رہے گی۔ چکی سے مراد اسلام کی قوت ہے۔"

پس اس ارشادِ رسولؐ کے بموجب تیس برس سے اوپر والے برس حضرت معاویہ رضؓ کی خلافت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے زمانہ میں ہی محسوب ہیں۔ کیونکہ حضرت علیؓ تک تیس برس گزر چکے تھے۔

نتیجہ یہ کہ حضرت معاویہؓ کی خلافت بھی حق ہے۔ ان کی صحابیت بھی ثابت ہے۔ اور ان کا خلیفۂ راشد ہونا بھی ایک امر واقعہ ہے جس سے انکار نہیں ہو سکتا۔

مخیّر احباب کی ذمہ داری

ضرورت اس امر کی ہے کہ صاحب ثروت و صاحب مال مخیّر احباب اشاعت لٹریچر کے لئے بھرپور مالی تعاون کریں تاکہ زیادہ سے زیادہ لٹریچر چھپوا کر مفت تقسیم کیا جا سکے۔ یہ عظیم صدقہ جاریہ ہے صاحب استطاعت اپنی توفیق کے مطابق تعاون کر سکتے ہیں جو بصد شکریہ اور دعا کے ساتھ قبول کر لیا جائے گا۔

خود پڑھیے اور دوسروں کو پڑھائیے۔

جزاکم اللہ احسن الجزا
المکتبۃ ...
09105

اپریل 1993ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفت ملنے کے پتے

- حاجی محمد افضل ہمسفر ٹی۔ پی۔ آر۔ سول
  ۱۲۸۲۔ شیشہ موتی بازار لاہور
- ڈاکٹر محمد احمد ممتاز
  ممتاز میڈیکل سٹور ۱۲۔ ریلوے روڈ لاہور
- فاروق علی خان شروانی
  ۹۶۔ ایف ماڈل ٹاؤن لاہور
- رانا انعام اللہ انعام پروپرائٹرز انعام اینڈ سنز
  ۱۹۔ اسلام سٹریٹ۔ مسلم روڈ۔ قلعہ گوجر سنگھ
- اکرام میڈیکل سٹور
  مین بازار۔ آؤٹ فال روڈ۔ لاہور
- طاہر محمود
  طاہر الیکٹرک سٹور۔ بیرون دہلی گیٹ ملتان

بذریعہ ڈاک ملنے کا پتہ

شیخ محمد ادریس ناظم تبلیغ
ادارہ تبلیغ القرآن والسنۃ
۲۱۔ جمال پارک آؤٹ فال روڈ سنت نگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ